بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نمبر ۴۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم۔ چہارشنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲ پیسے

جلد ۵۷/۲۲ | ۸ ہجرت ۱۳۴۷ھش ۹ صفر ۱۳۸۸ھ ۸ مئی ۱۹۶۸ء | نمبر ۱۰۰

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تکبر سے پاک ہونے کیلئے ضروری ہے کہ انسان خدا سے نور اور فضل طلب کرے

انسان کا تقویٰ، طہارت، ایمان، عبادت سب کچھ آسمان سے ہی آتے ہیں

"میرے نزدیک تکبر سے پاک ہونے کا یہی ایک عمدہ طریق ہے اور ممکن نہیں کہ اس سے بہتر کوئی اور طریق مل سکے سوائے اس کے کوئی انسان تکبر سے پاک نہیں ہو سکتا وہ یہ کہ انسان کسی قسم کا تکبر، فخر علم، خاندان، مال وغیرہ کا نہ کرے، اپنے آپ کو کسی سے بڑا نہ جانے بلکہ دوسرے کو بہتر سمجھے، انہی اقسام کے تکبر لوگوں میں ہوتے ہیں جب اللہ تعالیٰ کسی کو آنکھ عطا فرماتا ہے تو وہ دیکھ لیتا ہے کہ ہر ایک روشنی جو ان ظلمتوں کو دور کرتی ہے اور ان سے نجات دے سکتی ہے وہ آسمان سے ہی آتی ہے۔ پس انسان ہر وقت آسمانی روشنی کا محتاج ہے ظاہری ہو خواہ باطنی۔ دیکھو آنکھ بھی نہیں دیکھ سکتی جب تک سورج کی روشنی جو آسمان سے آتی ہے نہ آیا دے۔ اسی طرح باطنی روشنی جو ہر ایک قسم کی ظلمت کو دور کرتی ہے اور اس کی بجائے تقویٰ و طہارت کا نور پیدا کر دیتی ہے خدا تعالیٰ سے ہی آتی ہے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ انسان کا تقویٰ طہارت، ایمان، عبادت سب کچھ آسمان سے ہی آتے ہیں اور یہ محض خدا تعالیٰ کے فضل پر موقوف ہے کہ وہ چاہے تو اپنے فضل سے ہدایت فرما دے اور اس پر استقامت بخشے اور چاہے تو اس کے اعمال بد کی سزا میں گمراہی میں رہنے دے۔ سچی معرفت اس کا نام ہے کہ انسان نفسانیت سے اپنے آپ کو مسلوب اور محض لاشے سمجھے اور آستانۂ الوہیت پر گر کر انکسار اور عجز کے ساتھ خدا تعالیٰ سے نور اور فضل طلب کرے اور اس نورِ معرفت کو مانگے جو جذباتِ نفس کو جلا دیتا ہے اور انسان کے اندر ایک روشنی اور نیکیوں کے لئے قوت اور حرارت پیدا کر دیتا ہے جب وہ نور اللہ تعالیٰ کے محض فضل سے حاصل ہو جاوے اور کسی وقت کسی قسم کا بسط و شرح صدر اس کو حاصل ہو جائے تو اس پر کسی قسم کا غرور اور ناز نہ کرے بلکہ اس کی انکساری اور فروتنی میں اور بھی ترقی ہو اور کوئی چیز اپنی طرف سے نہ سمجھے اور نہ اپنی طرف منسوب کرے کیونکہ جس قدر اپنے آپ کو لاشے اور خالی محض سمجھے گا اسی قدر فیوض اور انوار و برکات اللہ تعالیٰ سے نزول فرمائیں گے جو اس کو روشنی اور ایمانی قوت پہنچائیں گے۔ اگر انسان یہ طریق اختیار کریگا تو امید ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کی اخلاقی حالت عمدہ ہو جائیگی۔ اپنے آپ کو کچھ سمجھنا اسی کا نام تکبر ہے اور اسی کی وجہ سے انسان دوسرے بھائی کو حقیر و ذلیل اور اپنے سے کمتر سمجھتا ہے اور اس پر لعنت کرتا ہے میں یہ سب باتیں بار بار اس لئے کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے جو اس جماعت کو بنانا چاہا ہے تو اس سے یہی غرض رکھی ہے کہ وہ حقیقی معرفت جو دنیا سے مفقود ہو گئی تھی اور وہ حقیقی تقویٰ و طہارت جو اس زمانہ میں پائے نہیں جاتے تھے دوبارہ اسے قائم کرے۔" (تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۰۴ء)

اخبار احمدیہ

۔ ربوہ ۷ مئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

۔ ربوہ ۷ مئی۔ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید کی طبیعت پہلے تو بہتر ہو گئی تھی لیکن دو تین روز سے کھانسی کی تکلیف پھر بہت بڑھ گئی ہے۔ جس کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

۔ محترم میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ سابق امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی عرصہ سے کینیڈا میں مقیم ہیں آپ جنوری ۱۹۶۸ء سے وہاں بیمار ہیں۔ مارچ ۶۸ء سے آپکو روزانہ بخار ہو جاتا ہے اور بہت کمزور ہو گئے ہیں تاحال آرام نہیں آیا۔ آجکل آپ بغرض علاج کینیڈا سے اپنے فرزند ڈاکٹر محمد طاہر ارم ڈھکا کے پاس پورٹ لینڈ اوریگن (امریکہ) آئے ہوئے ہیں۔ احباب آپ کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعا کریں۔

۔ ربوہ ۳ مئی ۱۹۶۸ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عصر مسجد مبارک میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ شفقت عزیزہ شائستہ منور صاحبہ بنت مکرم چوہدری منور لطف اللہ صاحب ایڈووکیٹ لاہور کا نکاح عزیزم مکرم چوہدری محمد اکرم صاحب ایم ایس سی انجینئر پاکستان انٹرنیشنل ایرلائنز ولد مکرم چوہدری محمد افضل خان صاحب سے بعوض مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پڑھا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے آمین

(صلاح الدین احمد مشیر قانونی و ناظم جائداد)

۔ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے خاکسار کے لڑکے عزیز مکرم اللہ ویردی عالی لوئیس ول یونیورسٹی (کنٹکی) امریکہ کو بتاریخ ۴/۱۸ جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب پہلا بچہ عطا فرمایا ہے۔ نومولود کا نام ناصر محمود جاوید رکھا گیا ہے

نومولود محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ اور محترمہ استانی امۃ الرشید شوکت صاحبہ مدیرہ مصباح کا نواسہ ہے، بزرگوں اور دیگر احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ نومولود کے طویل العمر نیک، لائق، خادم دین اور جماعت اور ہر دو خاندانوں کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں

(صوفی) خدا بخش عبید زیروی
انسپکٹر ارشاد وقف جدید ربوہ)

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۸ مئی ۱۹۶۸ء

اعمالِ صالحہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کثرت سے اس بات کو واضح فرمایا ہے کہ اسلام کی فتح دعا سے ہی ہوگی۔ اور ہمارا سب سے کاری ہتھیار دعا ہے اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اسلامی حکومتیں اپنی حفاظت کے سازو سامان اور ان کے وطن پر حملہ کرنے والوں کے مقابلہ میں فوجی تیاری سے غفلت برتیں۔ دعا کے یہ معنی نہیں کہ انسان ظاہر اسباب کو جو کسی کام کی سرانجام دہی کے لئے اللہ تعالےٰ نے مقرر کئے ہیں ان کو نظر انداز کرکے دن رات صرف دعا میں مشغول رہے۔ بے شک دن رات دعاؤں میں مشغول رہنا ایک مسلمان کے لئے برکات کا منبع ہے۔ مگر اس کے یہ معنی نہیں کہ انسان ترک اسباب کرکے اور دعا کو جادو ٹونہ کی طرح استعمال کرے اور یہ آس لگائے رکھے کہ سب کچھ بغیر دست و پا ہلائے کے ہو جائیگا یہ تو کفرانِ نعمت ہے۔ اور ایسا آدمی دعا سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔

اشتراکی روس نے جب وسط ایشیا میں اسلامی ممالک ترکستان وغیرہ پر حملہ کیا تو بجائے میدان میں نکلکر مقابلہ کرنے کے مسلمان مساجد میں دعاؤں اور نمازوں میں لگ گئے۔ حالانکہ اسلام میں ایسے طریق اختیار کرنے کے لئے کوئی جواز نہیں۔ دعا تو اسی وقت فائدہ دیتی ہے۔ جب انسان کسی کام کے اسباب کو بھی نگاہ میں رکھے اور اپنی تمام قوتیں جو اللہ تعالےٰ نے اس کو دی ہیں اس کام کی سرانجام دہی میں صرف کردے دراصل یہ کوشش بھی دعا ہی کا حصہ ہوتی ہے۔ البتہ جو مسلمان اللہ تعالےٰ کو چھوڑ کر صرف اسباب پر ہی بھروسہ کرے۔ تو وہ تکوینی قانون کے مطابق اپنی قوت کے مطابق نتیجہ حاصل کرتا ہے۔ اگر وہ اسباب بھی پوری طرح استعمال کرے اور ساتھ ہی دعا بھی کرتا رہے تو اللہ تعالےٰ اس کی محنت میں ضرور برکت ڈال دیتا ہے۔

اس کو یوں سمجھنا چاہیئے کہ مثلاً ایک شخص کے پاس اراضی موجود ہے۔ بیج بھی ہے پانی بھی اس کو دستیاب ہو سکتا ہے۔ اور وہ کھاد وغیرہ بھی حاصل کر سکتا ہے اور اللہ تعالےٰ نے اس کو عقل اور ہاتھ پاؤں بھی دیئے ہیں تو اگر وہ شخص بغیر ان اسباب کے صرف گوشہ گیر ہو کر دعائیں کرنے لگے اور نہ تو زمین میں ہل چلائے اور نہ بیج ڈالے نہ آبیاری کرے نہ کھاد استعمال کرے۔ بلکہ مسجد میں جاکر نمازیں پڑھنا شروع کردے۔ اور دعائیں کرتا رہے تو وہ اس زمین سے کوئی فصل حاصل نہیں کر سکے گا اور بجائے اس کے کہ اس کو اللہ تعالےٰ کی امداد حاصل ہو وہ کفرانِ نعمت کا مرتکب ہوگا۔

حقیقت یہ ہے کہ انسان باوجود باشعور اور مصلحت اندیش ہونے کے نہایت ہی محدود علم رکھتا ہے۔ ہم جو کچھ جانتے ہیں وہ محض قیاس ہوتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ہمارا قیاس غلط ثابت ہو۔ اسی طرح جب ہم فصل لینے کے لئے خوب تیاری کرتے ہیں اور اپنی طرف سے کوئی کسر نہیں چھوڑتے۔ پھر بھی ہم نہیں کہہ سکتے۔ کہ ہمارے کام کا وہ نتیجہ ضرور نکلے گا جو محنت کا نکلنا چاہیئے۔ کیونکہ ہمارا علم محدود ہے اور بہت سے ایسے عوامل ہوتے ہیں۔ جو ہمارے شعور سے باہر رہتے ہیں۔ جن کو صرف اللہ تعالےٰ ہی جان سکتا ہے۔ اس لئے اسلام میں دعا پر بڑا زور دیا گیا ہے تاکہ وہ عوامل جو ہمارے ذہن میں نہیں آسکتے اور اللہ تعالےٰ کو ان کا علم ہے ہمارے حق میں اثر انداز ہوں اس کا نام برکت ڈالنا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام میں ہر کام شروع کرتے وقت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

پڑھنا ضروری قرار دیا گیا ہے جو دعا ہی ہے جس کا یہی مطلب ہے کہ ایک مسلمان کو محض اپنی قوتوں اور اسباب پر مغرور نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ اسباب ہوتے ہوئے بھی اللہ تعالےٰ سے نیک انجام کے لئے دعا کرتے رہنا چاہیئے۔

انسان کا علم تو اتنا محدود ہے کہ وہ یہ بھی نہیں جان سکتا کہ جو سانس اس نے اب لیا ہے اس کے بعد دوسرا سانس آئے گا بھی یا نہیں اس طرح ہمارا ہر سانس دعا کا طالب ہے۔ یعنی ایک مسلمان کا سانس لینا بھی دعا کے ساتھ ہی ہونا چاہیئے۔ اور جب ہمیں ہر کام کا آغاز کرتے وقت اور اس کے دوران میں اللہ تعالےٰ یاد رہے تو انشاء اللہ وہ کام اس طرح پر انجام پائے گا جس کا آخر میں ہمیں ضرور فائدہ ہوگا۔

اسلام کی رو سے مکارم اخلاق کا منبع اللہ تعالےٰ پر یقین ہے کیونکہ اگر ہم خدانخواستہ اللہ تعالےٰ پر ایمان نہ رکھتے ہوں تو نیک نمونہ بجالانے کی کوئی وجہ ہی نہیں۔ جو عمل محض مصلحت کی بناء پر کیا جائے وہ عمل صالح نہیں کہلا سکتا۔ وہ عمل تو محض خود غرضی پر مبنی ہوتا ہے۔ اور جو عمل خود غرضی پر مبنی ہو اسکو صالح نہیں کہا جا سکتا لیکن اگر کوئی عمل اللہ تعالےٰ کے خوف کے پیش نظر کیا جائے تو وہ یقیناً صالح کہلا سکتا ہے۔ مثلاً اگر ہم اپنے دوست کی مدد اس لئے کرتے ہیں۔ کہ وہ بھی ضرورت کے وقت ہماری مدد کرے گا۔ تو یہ احسان یا عمل صالح نہیں ہے بلکہ خود غرضی ہے۔ لیکن اگر ہم کسی کی مدد بغیر کسی متوقع بدل کے اور محض خدا واسطے کرتے ہیں۔ تو یہ واقعی عمل صالح ہے۔ اور اگر ایسی صورت میں وہ شخص ضرورت کے وقت ہماری مدد کرتا ہے۔ تو گو وہ کسی نیت سے ہماری مدد کرے یقیناً یہ ہمارے عمل صالح ہی کا ایک پھل ہے تاہم ہمارے عمل صالح کا اجر اس سے بڑھ کر غیر محدود ہوتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ

الغرض اپنے اعمال کو صالح بنانے کے لئے ضروری ہے کہ ہمیں ہر وقت اللہ تعالےٰ کی حمد و ثنا اور درود شریف اور دعائیں کرتے رہنا چاہیئے۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کی حمد و ثنا اور درود شریف سے بڑھ کر کوئی دعا نہیں۔ جو ہمارے اعمال کو اعمال صالح میں ڈھال دے۔ یہی وجہ ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے جماعت کو ہدایت فرمائی ہے کہ خوب تحمید باری تعالےٰ اور درود شریف کثرت سے پڑھیں۔ آپ نے جو تعداد مقرر فرمائی ہے۔ یہ ہمیں عادت ڈالنے کے لئے فرمائی ہے۔ جیسے کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ کہ مومن ہر وقت اٹھتے بیٹھتے ذکر الٰہی میں مصروف رہتے ہیں۔ حالانکہ ساتھ ہی اس نے دن میں صرف پانچ وقت کے لئے نماز مقرر فرمائی ہے۔ اگر انسان پانچ وقت نماز پڑھتا رہے۔ تو دو نمازوں کے وقت کے درمیان جو وقفہ ہے وہ بھی آخر کار یادِ خدا ہی میں گزرتا ہے اور انسان جو کام اس عرصہ میں کرتا ہے۔ وہ بھی تقوےٰ اللہ سے کرتا ہے۔ اس طرح ایک مومن کے دن رات ذکر الٰہی میں ہی صرف ہوتے ہیں۔ اس طرح ایک مومن کی تمام زندگی اعمال صالح کا ایک سلسلہ ہو جاتی ہے۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ

اخبار الفضل

خود خرید کر پڑھے

28

ہمسایہ کے حقوق از روئے اسلام

۲۶ اپریل ۶۸ء کو مسجد مبارک میں بعد نماز مغرب مجلس ارشاد مرکزیہ کے اجلاس میں مکرم میاں عبدالحق صاحب رامہ ناظر بیت المال آمد نے حسب ذیل مضمون پڑھ کر سنایا۔ (ادارہ)

اللہ تبارک وتعالیٰ نے سورہ نساء کے چھٹے رکوع میں مومنوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا ہے واعبدوا اللہ اللہ کی عبادت کیا کرو۔ ولا تشرکوا بہ شیئا اور اس کے ساتھ کبھی کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ وبالوالدین احسانا اور ماں باپ سے نیک سلوک کیا کرو۔ وبذی القربیٰ والیتمیٰ والمسکین اور رشتہ داروں، یتیموں اور مسکینوں سے بھی نیک سلوک کیا کرو۔ والجار ذی القربیٰ والجار الجنب اسی طرح ان ہمسایوں سے بھی نیک سلوک روا رکھا کرو جو تمہارے رشتہ دار ہوں تعلق دار ہوں، اور ان ہمسایوں سے بھی جو تمہارے تعلق دار نہ ہوں۔ اجنبی اور بیگانہ ہوں۔ والصاحب بالجنب وابن السبیل یا رشتہ داری اور ہمسائیگی کے علاوہ کسی اور پہلو سے جو لوگ تمہارے قریب ہوں۔ تمہارے پاس اٹھتے بیٹھتے ہوں۔ ان سے اور مسافروں سے حسن سلوک کرنا بھی تم پر واجب ہے وما ملکت ایمانکم پھر تمہارے داہنے ہاتھ جن کے مالک ہیں، یعنی غلام، نوکر چاکر، گھوڑے بکری گائے یا دوسرے حیوانات جو تمہارے قبضہ میں ہوں۔ ان سے بھی اچھا سلوک کیا کرو اور یاد رکھو

ان اللہ لا یحب من کان
مختالا فخورا

اللہ تکبر اور فخر کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا

الذین یبخلون ویامرون
الناس بالبخل

جو خود بھی بخل کرتے ہیں اور دوسرے لوگوں کو بھی بخل پر آمادہ کرتے ہیں

ویکتمون ما اٰتٰھم
اللہ من فضلہ

جو کچھ اللہ نے اپنے فضل سے انہیں دیا ہے اسے چھپاتے ہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ آگے تنبیہ فرماتے ہیں کہ

واعتدنا للکفرین
عذابا مھینا

یعنی جو لوگ ان احکام کو قبول نہ کریں ان کی خلاف ورزی کریں ان کے لئے ہم نے رسوا کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے یعنی ان احکام پر عمل کرنے کے بغیر انسان نہ آئندہ زندگی میں جنت کی توقع رکھ سکتا ہے اور نہ یہ دنیاوی زندگی اس کے لئے جنت بن سکتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فرمانبردار بندوں کے لئے جس جنت کی خوشخبری دی ہے اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسلامی اصول کی فلاسفی میں فرماتے ہیں کہ اس:۔

"بہشتی زندگی کی بنیاد اسی جہان سے پڑتی ہے۔ اور جہنمی نابینائی کی جڑھ بھی اسی جہان کی گندی اور کورانہ زیست ہے" (ص ۱۱۳)

نیز آیت ولمن خاف مقام ربہ جنتٰن کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا

"کہ وہ شخص جو خدا تعالیٰ سے خائف ہے اور اس کی عظمت و جلال کے مرتبہ سے ہراساں ہے اس کے لئے دو بہشت ہیں ایک یہی دنیا اور دوسری آخرت" (ص ۱۰۷)

پھر آیت وبشر الذین امنوا وعملوا الصلحت ان لھم جنت تجری من تحتھا الانھر کی تفسیر میں فرمایا کہ:۔

"جو رشتہ نہروں کا باغ کے ساتھ ہے وہی رشتہ اعمال کا ایمان کے ساتھ ہے پس جیسا کہ کوئی باغ بغیر پانی کے سرسبز نہیں رہ سکتا ایسا ہی کوئی ایمان بغیر نیک کاموں کے زندہ ایمان نہیں کہلا سکتا اگر ایمان ہو اور اعمال نہ ہوں تو وہ ایمان ہیچ ہے اور اگر اعمال ہوں اور ایمان نہ ہو تو وہ اعمال ریاکاری ہیں۔ پس بہشت کی یہی حقیقت ہے کہ وہ اس دنیا کے ایمان اور عمل کا ایک ظل ہے" (ص ۱۱۳، ۱۱۴)

ہمسایہ کے حقوق کی اہمیت

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے احادیث میں ہمسایہ کے حقوق کی اہمیت پر بھی روشنی ڈالی ہے۔ چنانچہ ایک حدیث ہے:۔

عن عقبۃ بن عامر
قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم
اول خصمین یوم
القیامۃ جاران۔ رواہ
احمد (مشکوٰۃ المصابیح
باب الشفقۃ والرحمۃ علی الخلق
الفصل الثالث)

یعنی عقبہ بن عامر نے بیان کیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن پہلا مقدمہ جو خدا تعالیٰ کی عدالت میں پیش ہوگا وہ دو ہمسایوں کا ہوگا۔ یہ حدیث امام احمد بن حنبلؒ نے نقل کی ہے۔

ایک اور حدیث ہے:۔

عن عائشۃ وابن
عمر عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال مازال
جبرائیل یوصینی بالجار
حتی ظننت انہ سیورثہ
متفق علیہ۔
(مشکوٰۃ المصابیح۔ باب
الشفقۃ والرحمۃ علی
الخلق۔ الفصل الاول)

حضرت عائشہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبرائیل مجھے ہمیشہ پڑوسی کے حق میں اتنی تاکید کرتے رہے ہیں حتیٰ کہ مجھے خیال گزرا کہ وہ اسے وارث ہی قرار دیں گے۔ یہ حدیث امام بخاری اور مسلم دونوں نے نقل کی ہے

ہمسایوں کے حقوق کے متعلق احادیث

کتب حدیث میں کثرت کے ساتھ ہمسایوں کے حقوق کا ذکر ہے۔ چند احادیث پیش خدمت ہیں:۔

وقد قال صلی اللہ علیہ وسلم اتدرون ما حق الجار ان استعانک اعنتہ وان استقرضک اقرضتہ وان افتقر عدت علیہ وان مرض عدتہ وان مات تبعت جنازتہ وان اصابہ خیر ھنأتہ وان اصابتہ مصیبۃ عزیتہ ولا تستطل علیہ بالبناء فتحجب عنہ الریح الا باذنہ ولا تؤذہ بریح قدرک الا ان تغرف لہ منھا اتدرون ما حق الجار والذی نفسی بیدہ لا یبلغ حق الجار الا من رحمہ اللہ ھکذا رواہ عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

یعنی ایک دفعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا:

"کیا تم جانتے ہو کہ ہمسائے کا حق کیا ہے"؟

صحابہؓ نے عرض کیا کہ خدا اور اس کا رسولؐ ہی بہتر جانتے ہیں۔ اس پر آپؐ نے فرمایا اس کے یہ حقوق ہیں:

اگر وہ تم سے مدد کی درخواست کرے تو اس کی مدد کرو۔

اگر وہ تم سے قرض مانگے تو اسے قرض دو

اگر وہ ضرورتمند ہو تو اس کے ساتھ کچھ سلوک کرو۔

اگر وہ بیمار ہو تو اس کی عیادت کرو

اگر وہ مر جائے تو اس کے جنازہ کے ساتھ جاؤ

اس کی خوشی کے موقعہ پر اسے مبارک باد دو اور اگر اسے کوئی غم ہو تو اس کی دلجوئی کرو۔

اس کی اجازت کے بغیر اپنے گھر کی دیوار بلند نہ کرو کہ اس سے اس کے لئے ہوا نہ رک جائے اور اسے کوئی تکلیف نہ پہنچاؤ

نئے پھل خریدو تو اسے بھی بھجواؤ اور اگر کسی وجہ سے نہ بھیج سکو تو چھپا کر کھاؤ اور اپنے بچوں کو پھل ہاتھ میں لے کر باہر نہ جانے دو اس طرح اس کے بچے پھل نہ ملنے کی صورت میں غم زدہ ہوں گے

اور اپنی ہنڈیا کی تکلیف سے اسے تکلیف نہ پہنچاؤ۔ سوائے اس کے کہ اس میں سے اس کے لئے بھی کچھ بھیج دو۔

پھر فرمایا کیا اب تم سمجھ گئے ہو کہ ہمسایہ کا کیا حق ہے؟ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ کہ کوئی شخص بھی اپنے ہمسایہ کے حقوق کما حقہٗ ادا نہیں کر سکتا سوائے اس کے جس پر اللہ تعالےٰ اپنا خاص فضل نازل فرمائے۔

یہ حدیث عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اور انہوں نے ان کے دادا سے اور انہوں نے حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

(۲) حَقُّ الْجَارِ اِنْ مَرِضَ عُدْتَّهٗ وَاِنْ مَاتَ شَيَّعْتَهٗ وَاِنِ اسْتَقْرَضَكَ اَقْرَضْتَهٗ وَاِنْ اَعْوَزَ سَتَرْتَهٗ وَاِنْ اَصَابَهٗ خَيْرٌ هَنَّاْتَهٗ وَاِنْ اَصَابَتْهُ مُصِيْبَةٌ عَزَّيْتَهٗ وَلَا تَرْفَعْ بِنَآءَكَ فَوْقَ بِنَآئِهٖ فَتَسُدَّ عَلَيْهِ الرِّيْحَ وَلَا تُؤْذِيْهِ بِرِيْحِ قِدْرِكَ اِلَّا اَنْ تَغْرِفَ لَهٗ مِنْهَا۔ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَيْدَةَ۔

یعنی ہمسایہ کا حق ہے کہ

اگر وہ بیمار ہو تو اس کی عیادت کرے۔

اگر وہ فوت ہو جائے تو اس کے جنازہ کے ساتھ جائے۔

اگر وہ تجھ سے قرض مانگے تو تو اسے قرض دے۔

اگر وہ محتاج ہو جائے تو تجھے چاہیئے کہ اس کے سوال کرنے کے بغیر اس کی حاجت روائی کرے۔

اگر اسے کچھ بھلائی پہنچے تو تو اسے مبارک باد دے۔

اگر وہ کسی مصیبت میں پڑ جائے تو تو اسے تسلّی و تشفی دلائے۔

تو اس کی اجازت کے بغیر اپنے مکان کو اس کے مکان سے اونچا نہ بنائے کہ اس طرح ہوا کو اس کی طرف جانے سے روکے۔

اور تو اپنی ہنڈیا کی خوشبو کے پھینکنے سے اسے تکلیف نہ پہنچنے دے سوائے اس کے کہ تو اس میں سے کچھ اسے بھی بھجوا دے۔

یہ حدیث معاویہ بن حیدہ سے مروی ہے اور امام طبرانی کی الکبیر سے نقل کی گئی ہے۔

خدا اور رسول کی محبت حاصل کرنیکے لئے بھی منجملہ دیگر اعمال کے ہمسایہ کے ساتھ حسنِ سلوک ضروری ہے۔

(۳) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ قُرَادٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ يَوْمًا فَجَعَلَ اَصْحَابُهٗ يَتَمَسَّحُوْنَ بِوَضُوْئِهٖ فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَحْمِلُكُمْ عَلٰى هٰذَا قَالُوْا حُبُّ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يُحِبَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اَوْ يُحِبَّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ فَلْيَصْدُقْ حَدِيْثَهٗ اِذَا حَدَّثَ وَلْيُؤَدِّ اَمَانَتَهٗ اِذَا ائْتُمِنَ وَلْيُحْسِنْ جِوَارَ مَنْ جَاوَرَهٗ۔

یعنی حضرت عبدالرحمٰن بن قُراد سے روایت ہے کہ ایک دن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا تو صحابہ کرام وضو کے پانی کو اپنے اوپر ملنے لگے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ تمہیں کس چیز نے اس کام پر آمادہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا۔ خدا اور اس کے رسولؐ کی محبت نے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسے یہ چاہ ہو کہ وہ خدا اور اس کے رسولؐ سے محبت کرے بلکہ خدا اور خدا کا رسولؐ اس سے محبت کریں تو اسے چاہیئے کہ جب بات کرے تو سچ بولے۔ اور اگر اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اسے پوری دیانت داری کے ساتھ واپس کرے اور اپنے پڑوسی کی ہمسائیگت کو خیر و خوبی کے ساتھ نبھائے۔

(مشکوٰۃ المصابیح۔ باب الشفقۃ والرحمۃ علی الخلق۔ الفصل الثالث)

اپنے پڑوسی کے ساتھ نیک سلوک کرنے کے بغیر کوئی شخص مومن قرار نہیں پاتا۔

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالَّذِيْ يَشْبَعُ وَجَارُهٗ جَائِعٌ اِلٰى جَنْبِهٖ

رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ۔

یعنی ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے سنا ہے کہ وہ شخص مومن نہیں جو خود تو سیر ہو کر کھالے لیکن اس کے پڑوس میں اس کا ہمسایہ بھوکا رہے۔ یہ اور اس سے پہلی حدیث یہ ہر دو امام بیہقی نے شعب الایمان میں نقل کی ہیں۔

(مشکوٰۃ المصابیح۔ باب الشفقۃ والرحمۃ علی الخلق۔ الفصل الثالث)

پڑوسی کے ساتھ نیک سلوک نہ کرنے سے جنّت نہیں مل سکتی۔

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَّا يَاْمَنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

یعنی حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شخص جنّت میں داخل نہیں ہوگا جس کے شر سے اس کا ہمسایہ نہ بچے۔ اس حدیث کو امام بخاری اور مسلم دونوں نے نقل کیا ہے۔

(مشکوٰۃ المصابیح۔ باب الشفقۃ والرحمۃ علی الخلق۔ الفصل الاوّل)

خاکسار نے عرض کیا تھا کہ اسلام میں ہمسائیگی کے معاملہ کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ دیکھئے سرورِ دو جہان حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کس طرح اس بارہ میں تاکید پر تاکید فرماتے ہیں:۔

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ قِيْلَ مَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الَّذِيْ لَا يَاْمَنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

یعنی حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک موقع پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ خدا کی قسم وہ شخص ایمان دار نہیں۔ خدا کی قسم وہ شخص ایمان دار نہیں۔ خدا کی قسم وہ شخص ایمان دار نہیں۔ جب حضور صلے اللہ علیہ وسلم تین مرتبہ یہ الفاظ دہرا چکے تو عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ کون ایمان دار نہیں۔ تو فرمایا کہ وہ شخص جس کے شر سے اس کا ہمسایہ محفوظ نہ ہو۔ اس حدیث کو بھی امام بخاری اور امام مسلم دونوں نے نقل کیا ہے۔

(مشکوٰۃ المصابیح۔ باب الشفقۃ والرحمۃ علی الخلق۔ الفصل الاوّل)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"جو شخص اپنے ہمسایہ کو کادنیٰ ادنیٰ خیر سے بھی محروم رکھتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔"

(کشتی نوح صفحہ ۱۷)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمسایہ کے ساتھ حسنِ سلوک کے ثواب کو کئی اور نیک کاموں کے ثواب پر ترجیح دی ہے۔

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فُلَانَةَ تُذْكَرُ مِنْ كَثْرَةِ صَلَاتِهَا وَصِيَامِهَا وَصَدَقَتِهَا غَيْرَ اَنَّهَا تُؤْذِيْ جِيْرَانَهَا بِلِسَانِهَا قَالَ هِيَ فِي النَّارِ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاِنَّ فُلَانَةَ تُذْكَرُ قِلَّةَ صِيَامِهَا وَصَدَقَتِهَا وَصَلٰوتِهَا وَاِنَّهَا تَصَدَّقُ بِالْاَثْوَارِ مِنَ الْاَقِطِ وَلَا تُؤْذِيْ بِلِسَانِهَا جِيْرَانَهَا قَالَ هِيَ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ۔

(مشکوٰۃ المصابیح۔ باب الشفقۃ والرحمۃ علی الخلق۔ الفصل الثالث)

حضرت ابوہریرہؓ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ فلاں عورت زیادہ نمازیں پڑھنے، روزے رکھنے اور صدقات دینے میں بہت مشہور ہے لیکن اپنی زبان سے اپنے ہمسایوں کو بہت دُکھ دیتی ہے۔ آپؐ نے فرمایا وہ دوزخی ہے۔ پھر اس نے عرض کیا یا رسول اللہ فلاں عورت روزہ رکھنے، خیرات کرنے اور نماز پڑھنے میں تو اتنی شہرت نہیں رکھتی تاہم کچھ پنیر صدقہ کرتی ہے اور اپنی زبان سے اپنے ہمسایوں کو کبھی اذیت نہیں پہنچاتی۔ آپؐ نے فرمایا وہ جنتی ہے اس کو امام احمد بن حنبل نے بھی اور امام بیہقی نے شعب الایمان میں بھی نقل کیا ہے۔

(باقی)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد

مکرم برکت اللہ صاحب محمود مربی سلسلہ

29

اس زمانے کا سب سے بڑا خطرہ جس سے ہر نبی نے اپنی قوم کو خبردار کیا اور اس سے بچنے کی تاکید کی وہ فتنہ دجال ہے جو آج تقریباً ساری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے چکا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو نہ صرف اس خطرہ سے آگاہ فرمایا بلکہ اس سے محفوظ رہنے کے ذرائع بھی بیان فرما دیئے۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو شخص سورہ کہف کی ابتدائی اور آخری آیات کو بکثرت پڑھے وہ فتنہ دجال سے محفوظ رہے گا۔

قرآن مجید میں اس خطرناک طائفہ کے ماضی کے حالات کے ساتھ ساتھ مستقبل میں اس کی غیر معمولی مادی ترقیات کا ذکر بھی موجود ہے۔ مغربی اقوام کے دجل و فریب اور مکاری و عیاری کو دیکھ کر یہ فیصلہ کرنا مشکل نہیں کہ یہی وہ دجال ہے جس کے جبر سے بچنے کی تلقین کی گئی ہے۔ اس قوم نے مذہب کا لبادہ اوڑھ کر جو خطرناک کھیل کھیلے ہیں وہ کسی سے پوشیدہ نہیں اسی مناسبت سے ان کا نام دجال رکھا گیا ہے مگر سیاسی غلبہ اور مادی وسائل پر پوری طرح حاوی ہونے کے باعث انکو یاجوج وماجوج کہا گیا یعنی وہ گروہ جو آگ اور لوہے سے کام لے۔ چنانچہ طاقت کا اقتدار کے نشہ سے بدمست اس قوم نے اپنی برتری اور بالادستی کا لوہا منوانے کے لئے ایٹم بم دور مار راکٹ اور ایک سے دوسرے براعظم تک تباہی پھیلانے والے میزائل اور دیگر مہلک ہتھیار تیار کر کے قرآنی پیشگوئیوں کو سچا ثابت کر دیا ہے۔

سیاسی لحاظ سے یہ طاقتیں دو متحارب گروہوں اشتراکیت اور سرمایہ دارانہ نظاموں میں بٹ چکی ہیں اور ایک ہیبت ناک جنگ کی تیاری میں دن رات مصروف ہیں بلکہ وہ جنگ عملاً شروع بھی ہو چکی ہے اور جنوب مشرقی ایشیا کا ایک حصہ اسکی زد میں آ چکا ہے جہاں ہر روز وحشت و بربریت کے مظاہرے جاری ہیں اب تک لاکھوں بچے یتیم اور لاوارث ہو چکے ہیں، ماؤں بہنوں اور بیواؤں کی جگر دوز آہیں اور چیخوں سے روح کانپ اٹھتی ہے سینکڑوں عمارتیں اور تعلیمی اور رفاہی ادارے پیوند خاک ہو گئے ہیں تباہی و بربادی کی یہ آگ دن بدن پھیلتی جا رہی ہے اور آئندہ پوری دنیا کا احاطہ کر سکتی ہے۔

ہر قسم کے مادی وسائل اور مہلک ترین ہتھیاروں کے وسیع ذخائر رکھنے والی ان عظیم حکومتوں کو مغلوب کرنا ممکن نہیں۔ خدائے قادر و قہار کی شدید گرفت ہی ان کی طاقت کو توڑ سکتی ہے۔ مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق وہ وقت ضرور آئیگا جبکہ ان کی تباہی خود انہی کے ہاتھوں ہوگی پہلے وقتوں میں تو خود سر بادشاہ فارس جس کو ذوالقرنین بھی کہا جاتا ہے نے ان اقوام کے حملوں سے بچاؤ کی خاطر ایک مضبوط اور سیسہ پگھلائی ہوئی دیوار بنا دی تھی (وہ دیوار جسکو لوگ سدِ سکندری کہتے ہیں) مگر آج وہ دیوار یاجوج ماجوج کی یلغار کو نہیں روک سکتی۔

آج کا علمی، تحقیقی اور سائنسی دور ایک ایسے ذوالقرنین کی تلاش میں ہے جو براہین ساطعہ اور دلائل قاطعہ سے دجالی حملوں کو نہ صرف روک دے بلکہ بھرپور وار کر کے ان کو تباہ کر دے جو اپنی دعاؤں اور آنسوؤں سے فتنہ و جنگ کی آگ کو ٹھنڈا کر دے۔ وہ عظیم انسان وجود جس کے آنے سے مظلوم و مقہور اقوام کو ظلم و تشدد سے نجات ہوگی کون ہے۔ ان میں وہی جو محسن انسانیت رحمۃ للعالمین صلعم کا روحانی فرزند ہے اور جس کے لئے قرنوں صدیوں سے چشم براہ ہیں۔

وہ جو مسلمانوں کا مہدی یہود و نصاریٰ کا مسیح۔ ہندوؤں کا کرشن اور زرتشتیوں کا موعود فارسی الاصل ہے وہ "موعود اقوام عالم" جس کی آمد کا بڑی بے تابی سے اس زمانے میں انتظار رہے۔ مگر آنے والا موعود بانی اسلام سید الاولین والآخرین کا امتی اور شاگرد ہوگا۔ قرآن کریم کا سچا پیرو ہوگا وہ جو دنیا میں آ کر اعلان کرے گا:

وگر استاد را نام نہ دانم
کہ خواندم درد بستانِ محمدؐ

کیونکہ قرآن کریم کو چھوڑ کر ژند و اوستا وید اور تورات و انجیل کی تعلیمات کو اپنا کر روحانی انقلاب پیدا نہیں کیا جا سکتا۔ اور قرآن مجید کی دائمی اور بین الاقوامی تعلیم کے احیاء اور ترویج و اشاعت، قرآن اور صاحب قرآن کی صداقت اور افضلیت ثابت کرنے اور ایک نیا نظام پیدا کرنے کے لئے ایک عظیم مصلح ربانی کی ضرورت تھی۔ اور یہ کام علماء سے نہیں ہو سکتا تھا کیونکہ وہ خود علم قرآن سے غافل اور لاپرواہ، عرفان و معرفت سے خالی تھے۔ علامہ اقبال نے "جاوید نامہ" میں اس نکتہ کو بڑی خوش اسلوبی سے بیان کیا ہے وہ لکھتے ہیں کہ

عالمان از علم قرآں بے نیاز
یعنی عالم علم قرآن سے بے نیاز ہو چکے ہیں۔ پھر آگے چل کر لکھتے ہیں کہ

۱۔ بے نصیب از حکمت دین نبی
آسمانش تیرہ از بے کوکبی
۲۔ کم نگاہ و کور ذوق و مردہ گو
ملت از قال اقولش فرد فرد
۳۔ مکتب و ملا و اسرار کتاب
کور مادر زاد و کور آفتاب

پس قرآن کریم کے اسرار و غوامض اور نکات و معارف بیان کرنے کے لئے بے دینی اور گمراہی کا مقابلہ کرنے کے لئے ایک مرد حق کی ضرورت تھی وہ مرد حق جس کا ذکر علامہ اقبال نے یوں کیا ہے

مرد حق از آسمان افتد چو برق
ہمنفس او شہر و دشت غرب و شرق
ما ہنوز اندر ظلام کائنات
او شریک اہتمام کائنات
او حکیم و او مسیح و او خلیل
او محمد او کتاب او جبرئیل

یعنی مرد حق آسمان سے بجلی کی طرح گرتا ہے اور اس کہنہ دنیا کو بھسم کر دیتا ہے ابھی ہم ظلمات میں ٹامک ٹوئیے مار رہے ہوتے ہیں، اور وہ ایک نئے آسمان اور نئی زمین کی تخلیق کے اہتمام میں شریک ہوتا ہے۔ اس مرد حق کو حکیم کہو یا مسیح خلیل کہو یا محمد، کتاب کہو یا جبرئیل سبھی درست ہے۔

پس حق کے پیاسوں کے لئے امن و سکون و عافیت کے متلاشیوں کے لئے صدیوں کے بیماروں کے لئے مژدہ جانفزا ہے کہ وہ مسیح موعود، وہ مرد حق وہ مہدی منتظر وہ ذوالقرنین ثانی جس کی آمد کا مقصد دور حاضر کی آغاز کرنا ہے۔ وہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی "علیہ السلام" کے نام سے ظاہر ہو چکا ہے اور اس مقصد کے لئے اس فرستادہ نے ایک جماعت بھی قائم کر دی ہے اور اس کا نام جماعت احمدیہ رکھا ہے۔ اس نام کی وجہ بیان کرتے ہوئے بانی جماعت فرماتے ہیں۔

"ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دو نام تھے ایک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرا احمد صلی اللہ علیہ وسلم ... ان دو ناموں کی اس طرح تقسیم کی اول آنحضرت صلعم کی مکہ کی زندگی میں اسم احمد کا ظہور تھا اور ہر طرح سے صبر اور خاکساری کی تعلیم تھی اور پھر مدینہ کی زندگی میں اسم محمد کا ظہور ہوا اور مخالفوں کی سرکوبی خدا کی حکمت اور مصلحت نے ضروری سمجھی۔ لیکن یہ پیشگوئی کی گئی تھی کہ آخری زمانہ میں پھر اسم احمد ظہور کرے گا اور ایسا شخص ظاہر ہوگا جسکے ذریعہ سے احمدی صفات یعنی جمالی صفات ظہور میں آئیں گی اور تمام لڑائیوں کا خاتمہ ہو جائے گا۔ پس اسی وجہ سے مناسب معلوم ہوا کہ اس فرقہ کا نام فرقہ احمدیہ رکھا جائے تا اس نام کو سنتے ہی ہر شخص سمجھ لے کہ یہ فرقہ دنیا میں آشتی اور صلح پھیلانے آیا ہے اور جنگ اور لڑائی سے اس فرقہ کو کوئی سروکار نہیں"۔

(روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۵۲۶)

حضرت بانی جماعت احمدیہ نے اس مشن اور مقصد کی وضاحت ان الفاظ میں بیان فرمائی:

"خدا تعالیٰ نے اس زمانہ کو تاریک پا کر اور دنیا کو غفلت اور کفر اور شرک میں غرق دیکھ کر اور ایمان اور صدق اور تقویٰ اور راست بازی کو زائل ہوتے ہوئے مشاہدہ کر کے مجھے بھیجا ہے۔ تا کہ وہ دوبارہ دنیا میں علمی اور عملی اور اخلاقی ایمانی سچائی کو قائم کرے اور تا اسلام کو ان لوگوں کے حملہ سے بچائے جو فلسفیت اور نیچریت اور اباحت اور شرک اور دہریت کے لباس میں اس الٰہی باغ کو کچھ نقصان پہنچانا چاہتے ہیں"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۱۵)

"اور اس مطلب کے واسطے خدا تعالیٰ نے مجھے مامور کیا ہے کہ میں ان سب غلطیوں کو دور کر کے اصل اسلام پھر دنیا میں قائم کروں ... خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ایک نئی قوم پیدا کرے جو صدق اور راستی کو اختیار کر کے سچے اسلام کا نمونہ ہو"

(احمدی اور غیر احمدی میں فرق صفحہ ۱۶)

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق
منیجر الفضل سے خط و کتابت کریں

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر ہاشمی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ ان وصایا کو جو نمبر دئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مثل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۹۲۲۵

میں غلام فاطمہ زوجہ چوہدری محمد ابراہیم صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے اسکے علاوہ میری کوئی بھی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے اور نہ ہی کوئی آمد ہے میرا حق مہر صرف ۱۴۰ روپے ہے جو بذمہ خاوند ہے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:- غلام فاطمہ اہلیہ چوہدری محمد ابراہیم صاحب محلہ دارالرحمت شرقی ربوہ ۲۷/۹

گواہ شد:- لطیف احمد خان

گواہ شد:- محمد ابراہیم ۲۷/۹

مسل نمبر ۱۹۲۲۶

میں ہاجرہ بیگم زوجہ میاں محمد صدیق صاحب قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈیرہ غازی خان حال ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۹/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے اسکے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں اور نہ ہی کوئی آمد ہے

۱- حق مہر مبلغ پانچ سو روپیہ تھا جو بصورت زیورات وصول کر چکی ہوں۔ زیور کی تفصیل ذیل ہے ۱- کانٹے طلائی وزنی دس ماشے دو رتی قیمت ۱۳۰/- روپے فی تولہ کل قیمت ۱۰۸/- روپے ۲- چوڑیاں طلائی وزنی تین تولہ دو ماشے قیمت ۱۳۰/- روپے فی تولہ کل قیمت ۴۹۲/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:- ہاجرہ بیگم

گواہ شد:- سید مبارک احمد سرور ربوہ

گواہ شد:- محمد دین دارالصدر شرقی ربوہ۔ گواہ شد محمد لطیف خان محرر دیوان برادر موصیہ۔

مسل نمبر ۱۹۲۲۷

میں آصفہ بیگم زوجہ ملک ممتاز احمد صاحب قوم کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر ۱۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت ٹیلرنگ ہاؤس اوکاڑہ ضلع ساہیوال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۹/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

زیور کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:-

۱- ایک کینٹھی وزنی ۲ تولے ۱۰ ماشے

مالیت ۲۸۷/- روپے

۲- ایک جوڑی کانٹے وزنی ۰ تولے ۱۰ ماشے

مالیت ۸۳/- روپے

۳- دو عدد انگوٹھی وزنی ۱ تولے ۱ ماشے

مالیت ۱۰۰/- روپے

۴- چوڑیاں ۴ عدد ۴ تولے ۶ ماشے

مالیت ۵۵۰/- روپے

۵- ایک عدد ناک کی کیل ۰ تولے ۲ ماشے

مالیت ۲۰/- روپے

۶- ایک عدد دست ونج ۴۰۰/- روپے

حق مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ تھا جو تا حال میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے کل مالیت ۲۰۱۷/- روپے۔ اس کے علاوہ کوئی آمد نہیں

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:- آصفہ بیگم زوجہ ملک ممتاز احمد

گواہ شد:- محمد دین دارالصدر شرقی ربوہ۔ گواہ شد محمد لطیف خان محرر دیوان برادر موصیہ۔

مسل نمبر ۱۹۲۲۸

میں میاں احمد دین ولد میاں اللہ بخش صاحب قوم بھٹی پیشہ ملازمت عمر ۵۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دفتر وقف جدید ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۹/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۰۰/- روپے ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد یا آمد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دینا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے

العبد:- بقلم خود میاں احمد الدین معلم وقف جدید ربوہ ضلع جھنگ

گواہ شد:- ضیاء الرحمن وقف جدید ربوہ

گواہ شد:- چوہدری رشید احمد

وصیت نمبر ۱۶۲۹۳

مسل نمبر ۱۹۲۲۹

میں نفیسہ بیگم زوجہ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب قوم جٹ راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال بیعت ۱۹۳۵ء ساکن ۱۳۳/م سٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۹/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں اور نہ ہی آمد ہے۔ زیور ۲۹ تولے قیمتی ۳۵۰۰/- روپے۔

دو پلاٹ دو کانات کا ۲۵۰۰۰/- روپے

نیز دوکان ۱۵/ج سٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ ۶۰۳۶/- روپے مہر کی رقم خاوند سے وصول کر کے زیور بنایا تھا۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:- نفیسہ بیگم اہلیہ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب ۱۳۳/م سٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ۔

گواہ شد:- عبدالرحمن ایڈووکیٹ گوجرانوالہ ۱۲/۹/۶۷

گواہ شد:- خورشید احمد نائب امیر جماعت احمدیہ گوجرانوالہ ۱۲/۹/۶۷

مسل نمبر ۱۹۲۳۰

میں نذیر بیگم صاحبہ چوہدری خورشید احمد صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۳۳ء ساکن سٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۹/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں اور نہ ہی کوئی آمد ہے۔

ایک جوڑی کڑے سونا وزنی ۲½ تولے

مالیت ۳۰۰/- روپے

نقد رقم ۱۰۰۰/- "

حق مہر جو میرے خاوند کے ذمہ

واجب الادا ہے ۲۰۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:- نذیر بیگم زوجہ خورشید احمد

گواہ شد:- خورشید احمد نائب امیر جماعت احمدیہ گوجرانوالہ خاوند موصیہ بقلم خود

گواہ شد:- ظفر اللہ خان سیکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ گوجرانوالہ

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

30

صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ

کے متعلق

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"اس وقت چونکہ سلسلہ کو بہت سی مالی ضرورتیں پیش آگئی ہیں یہ عام آمد سے پوری نہیں ہو سکتیں اس لئے فوری ضرورت کو پورا کرنے کا ایک ذریعہ تو یہ ہے کہ جماعت کے افراد میں سے جس کسی نے اپنا روپیہ کسی دوسری جگہ بطور امانت صدر انجمن احمدیہ میں داخل کر دے تاکہ فوری ضرورت کے وقت ہم اس سے کام چلا سکیں۔ اس میں تاجروں کا وہ روپیہ شامل نہیں جو وہ تجارت کے لئے رکھتے ہیں۔ اسی طرح اگر کسی زمیندار نے کوئی جائداد بیچی ہو اور آئندہ کوئی اور جائداد خریدنا چاہتا ہو تو ایسے احباب صرف اتنا روپیہ اپنے پاس رکھ سکتے ہیں جو فوری طور پر جائداد کے لئے ضروری ہو۔ اس کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا پڑا ہے سلسلہ کے خزانہ میں جمع ہونا چاہئے"

احباب کرام سے التماس ہے کہ صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کی اہمیت و افادیت کے پیش نظر اپنا روپیہ جماعت کے خزانہ میں بطور امانت صدر انجمن احمدیہ داخل کر کے ثواب دارین حاصل کریں۔

(افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

گمشدہ نقدی

مجلس مشاورت کے موقعہ پر میرے بچے کو نشو خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے احاطہ میں رات کو دعوت نمائندگان کے موقعہ پر کچھ رقم گری پڑی ملی جس دوست کی ہو وہ درج ذیل پتہ پر مطلع فرمائیں تاکہ ان کی خدمت میں بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دی جاوے۔

(حکیم محمد افضل فاروقی صدر جماعت احمدیہ اوچ شریف ضلع بہاولپور)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے خاکسار کو مورخہ ۲۸ اپریل ۱۹۶۸ء کو پہلا بچا عطا فرمایا ہے۔ جو کہ برادرم عبد الغفار خان ولد چوہدری عبد الجبار خان قائد مجلس خدام الاحمدیہ سرگودھا کا فرزند ہے۔

نومولود چوہدری غلام قادر خان صاحب (عمان) آف لنگر دعہ کا پڑپوتا اور چوہدری عبد الجلیل خان صاحب ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر کا نواسہ ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نومولود کا نام عبد القدوس تجویز فرمایا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے نومولود کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے آمین۔ عبد الشکور جاوید۔ دار الرحمت شرقی ربوہ۔

مجالس خدام الاحمدیہ ماہ اپریل کا چندہ جلد بھجوائیں

ماہ اپریل ختم ہو چکا ہے لیکن بہت سی مجالس۔ خدام الاحمدیہ کی طرف سے اس ماہ کا چندہ مرکز میں نہیں پہنچا۔ قائدین حضرات سے درخواست ہے کہ جلد از جلد وصول شدہ رقوم مرکز کو ارسال کریں اور آئندہ ہر ماہ بیس تاریخ سے پہلے وصول شدہ رقم مرکز کو ارسال کر دیا کریں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ)

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت اپنا چٹ نمبر کا حوالہ ضرور تحریر فرمایا کریں۔ (منیجر)

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

ربوہ کا مشہور و معروف دواساز ادارہ

جس میں عرق، شربت ہر قسم

تازہ بتازہ، صاف ستھرے

اور مکمل اجزاء سے تیار کئے جاتے ہیں

ہر قسم کی مفرد و مرکب ادویہ ہر وقت تیار مل سکتی ہیں

اپنی جملہ طبی ضروریات کے لئے

خورشید یونانی دواخانہ کو ہمیشہ یاد رکھیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے

اردو اشعار

کا

منظوم انگریزی ترجمہ

Psalms of Ahmad.

قیمت دس روپے صرف

مکتبہ ریویو آف ریلیجنز ربوہ

برائے زر اور انتظامی امور سے متعلق

منیجر روزنامہ الفضل ربوہ

سے خط و کتابت کیا کریں۔

ضروری اعلان

حلقہ وار نظام کے ماتحت تمام قاضیوں کی سہ سالہ تقرری دیگر عہدیداران جماعت کی طرح یکم مئی ۱۹۶۸ء سے ہوگی۔ اس لئے تمام امراء صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان دنوں جو انتخاب عہدیداران ہو رہا ہے اس میں قاضیوں کا انتخاب بھی کرایا جائے۔ اس میں مندرجہ ذیل امور ملحوظ رکھے جائیں۔

۱۔ ہر مقامی جماعت میں جس کے افراد پچاس سے زائد ہوں۔ قاضی مقرر کیا جانا ضروری ہے۔ مگر اس سے کم افراد والی جماعت میں بھی قاضی مقرر کرانا چاہئے۔ قریب قریب کی چھوٹی چھوٹی جماعتوں کے لئے کسی ایک جماعت میں سے بھی موزوں قاضی کا نام منتخب کیا جا سکتا ہے۔

۲۔ قاضی کے سپرد کوئی انتظامی عہدہ نہ ہو۔ مثلاً پریذیڈنٹ یا سیکرٹری امور عامہ کو قاضی منتخب نہ کیا جائے۔ اور اگر عہدہ قضاء کے لئے کوئی دوسرے دوست موزوں نہ مل سکتے ہوں تو اس صورت میں انتظامی عہدہ کے لئے کسی دوسرے دوست کا انتخاب کیا جائے۔

۳۔ جہاں تک ہو سکے ایک سے زائد دوستوں کا نام بطور قاضی منتخب کیا جائے تاکہ ان میں سے کسی ایک کی منظوری حاصل کی جائے۔

۴۔ جن دوستوں کا نام بطور قاضی منتخب ہو ان کی علمی دینی قابلیت کا بھی رپورٹ میں اندراج کیا جائے۔

۵۔ اس انتخاب کی رپورٹ محترم امیر صاحب یا پریذیڈنٹ صاحب دوسرے عہدیداران سے الگ براہ راست ناظم دار القضاء کو بھیجیں۔

۶۔ سابقہ مقرر شدہ قاضیوں کا نام بھی انتخاب میں پیش کیا جا سکتا ہے

۷۔ حسب ضرورت ایک سے زائد قاضیوں کو مقرر کرنا چاہئے۔ ہاں چھوٹی چھوٹی جماعتوں میں ایک قاضی مناسب ہے

۸۔ قاضی کے لئے ایسے دوستوں کا انتخاب عمل میں لایا جانا چاہئے جو دینی معلومات کے علاوہ معاملہ فہم اور اخلاقی لحاظ سے اچھی شہرت رکھتے ہوں۔

۹۔ ۱۵ مئی ۱۹۶۸ء تک انتخاب قاضی کی رپورٹ موصول ہو جانی چاہئے۔ تاکہ ان کی تقرری کی منظوری کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت عالیہ میں عرض کی جا سکے۔

تاج الدین

ناظم دار القضاء ربوہ

درخواست دعا

میری بھتیجی عزیزہ منصورہ بنت ملک بشیر احمد صاحب آف بدین تقریباً ایک ماہ سے علیل ہے جملہ احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے انکی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ملک سعید احمد بدین)

تمہیں کوشش کرنی چاہیئے کہ اُلٰہی وعدے تمہارے ذریعہ سے پورے ہوں

اپنے اندر نیک تبدیلی پیدا کرو تا خدائی تقدیر جب ظاہر ہو تمہارے حق میں فیصلہ کرے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ احباب کو غلبۂ اسلام کے ضمن میں ان کی عظیم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"یہ اتنا بڑا کام ہے کہ اگر کوئی احمدی سوچے سمجھے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس کی راتوں کی نیند اڑ جائے جب تک دنیا میں ان لوگوں کی اکثریت نہ ہو جائے جو اس قانون کے مطابق جس کو تم سچا سمجھتے ہو اللہ تعالےٰ کی رضا اور اس کی خوشنودی کے وارث ہوں اس وقت تک تم صحیح معنوں میں اپنے فرائض کو ادا کرنے والے نہیں سمجھے جا سکتے۔ یہ صحیح ہے کہ ہم کہتے ہیں کہ تبلیغ اسلام ہماری جماعت ہی کر رہی ہے یہ بھی صحیح ہے کہ عیسائی اور دوسرے غیر مذاہب کے لوگ ہمارے ذریعہ سے اسلام میں داخل ہو رہے ہیں اور اس طرح اپنی تائید میں ایک عقلی دلیل ہمیں حاصل ہے مگر عقلی دلیل اور واقعاتی دلیل میں بڑا بھاری فرق ہوتا ہے۔ عقلی طور پر بیشک ہم اسلام کو پھیلا رہے ہیں لیکن اگر اسلام کو ہمارے ذریعہ سے غلبہ حاصل نہیں ہوتا بلکہ ہماری آئندہ نسلیں اس کو غالب کرتی ہیں تو ہماری خوشی ایسی ہی ہوگی جیسے گیدڑوں کے متعلق مشہور ہے کہ وہ رات کو اکٹھے ہوتے ہیں تو شور مچانا شروع کر دیتے ہیں کہ پدرم سلطان بود، ہمارا باپ بادشاہ تھا اس پر ایک گیدڑ ان کے نکل کر کہتا ہے تُرا چہ۔ اگر تمہارا باپ بادشاہ تھا تو پھر تمہیں کیا۔ گیدڑ تو اپنی پرانی بادشاہت یاد دلاتے ہیں ہم لوگوں کو اپنی آئندہ بادشاہت یاد دلا دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ایک صدی کے بعد دیکھ لینا سب دنیا پر ہمارا ہی غلبہ ہوگا۔ وہ کہتا ہے اوّل تو مجھے یقین ہی نہیں اور اگر ایسا ہو بھی گیا تو پھر تُرا چہ! تجھے کیا۔ جن کے زمانہ میں جماعت پھیلے گی وہ فخر بھی کر لیں گے اور خوش بھی ہو لیں گے تمہیں کیا حق حاصل ہے کہ تم خوشیاں مناتے پھرو تمہارے ہاتھ سے تو پچھلی بادشاہت بھی گئی اور آئندہ کی بھی تمہیں امید نہیں۔ مثل مشہور ہے کہ ایک شخص سے کسی نے کہا کہ دو آدمی حلوے اور مٹھائیوں کی سینیاں اٹھائے ہوئے آ رہے تھے وہ کہنے لگا پھر مجھے کیا۔ اس نے کہا نہیں وہ تمہارے گھر کی طرف آ رہے تھے۔ وہ کہنے لگا پھر تجھے کیا! یعنی اگر وہ کہیں اور جا رہے تھے تو پھر مجھے کیا۔ اور اگر وہ میری طرف آ رہے تھے تو پھر تجھے کیا کہ تو خوش ہو رہا ہے اگر تمہاری اولادوں نے ہی کامیاب ہونا ہے تو پھر میں پوچھتا ہوں کہ تُرا چہ! تم کو کیا۔ تم کو تو تبھی خوشی حاصل ہو سکتی ہے جب کہ تم آنے والی کامیابی اور فتح میں خود حصہ لو۔ یہ کیا کہ گھروں میں آرام سے سوئے ہوئے ہو رات دن دنیا کے کاموں میں مشغول ہو، سستی اور غفلت تمہارا پیچھا نہیں چھوڑتی۔ اور آئندہ آنے والی نسلوں نے جو فتح کرنی ہے اس پر تمہارا امر اونچا ہو رہا ہے اور تم خوشی سے جھوم رہے ہو آنے والے آئیں گے اور کامیابی حاصل کریں گے تو خوش بھی ہو لیں گے تمہارا کیا حق ہے کہ تم خوش ہوتے پھرو۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو فتح اور کامیابی حاصل کی تھی اس پر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دادے پڑدادے فخر کرتے کہ ہماری نسل میں سے ایک انسان پیدا ہوگا جو دنیا میں عظیم الشان کامیابی حاصل کرے گا تو ہر شخص انہیں یہی کہتا کہ تُرا چہ! تمہیں کیا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب دنیا میں آئیں گے اور فتح حاصل کریں گے تو خوشی بھی منا لیں گے تم کو کیا حق حاصل ہے کہ تم خوشی مناتے پھرو۔ اسی طرح اگر تمہاری کامیابی نے بھی ڈیڑھ سو سال کے بعد آنا ہے اور تم نے اس کی بنیادیں بھی نہیں رکھیں تو پھر تمہیں کیا آنے والے آئیں گے تو فخر بھی کر لیں گے۔ پس اپنے حالات میں تبدیلی پیدا کرو۔ ... ...

بہر حال ابھی وقت ہے اپنے اندر تغیر پیدا کرو۔ زمانہ کے حالات بتا رہے ہیں کہ خدا کچھ کرنا چاہتا ہے۔ تمہارا فرض یہ ہے کہ تم اپنے اندر نیک تبدیلی پیدا کرو تا کہ جب خدائی تقدیر ظاہر ہو تو وہ تمہارے حق میں فیصلہ کرے اگر تم اپنے اندر نیک تبدیلی پیدا کر لو تو دنیا تمہیں تباہ نہیں کر سکتی۔ سمندر میں تلاطم آئے گا۔ اس کی موجیں اٹھیں گی۔ اور لوگ سمجھیں گے کہ تم تباہ ہو گئے مگر جب طوفان میں سکون پیدا ہوگا تو دنیا یہ دیکھ کر حیران رہ جائے گی کہ تم سلامتی کے ساتھ کنارے پر کھڑے ہو۔"

(الفضل ۹ مئی ۱۹۶۳ء)

درخواستِ دعا

مورخہ ۱۲ مئی سے پنجاب یونیورسٹی کے انٹرمیڈیٹ کے امتحانات شروع ہیں۔ احباب جماعت تمام احمدی طلباء و طالبات کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرما دیں۔

(ن)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

سائیگون میں امریکہ کا دفاعی نظام تباہ

سائیگون ۷ مئی۔ جنوبی ویٹ نام میں چھاپہ ماروں کا طیاروں پر حملہ جاری ہے۔ لڑائی کا سب سے زیادہ زور سائیگون اور اس کے نواحی علاقوں میں ہے۔ چھاپہ مار تان سن نہٹ کے سب سے بڑے ہوائی اڈہ پر قبضہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں یہ اڈہ چاروں طرف سے گھرا ہوا ہے اور اس پر راکٹوں کی بارش ہو رہی ہے اس اڈہ کا کمانڈر ہلاک ہو چکا ہے اور امریکی ذرائع نے اس بات کا اعتراف کر لیا ہے کہ تان سن نہٹ کے ہوائی اڈہ کو اب پروازوں کے لئے استعمال نہیں کیا جا سکتا۔ چھاپہ ماروں نے کل دعویٰ کیا تھا کہ اس اڈے کے تمام رن وے تباہ کر دیئے گئے ہیں۔ سائیگون کا سول اڈہ بھی بیکار کر دیا گیا ہے اور اس کے دو رن وے مکمل طور پر تباہ کر دیئے گئے ہیں اندازہ لگایا گیا ہے کہ گزشتہ ۲۴ گھنٹہ کی لڑائی میں صرف سائیگون میں دو ہزار افراد ہلاک و زخمی ہوئے ہیں۔ ان میں مغربی ممالک کے تین فوٹو گرافر بھی ہیں جو تینوں بری طرح زخمی ہوئے ہیں۔

دل کا تاریخی آپریشن اور پاکستانی سرجن

لندن ۷ مئی۔ برطانیہ میں دل کی پیوند کاری کا جو پہلا کامیاب آپریشن کیا گیا ہے اس میں ایک پاکستانی سرجن مسٹر شیر علی خوجہ بھی شامل تھے بی بی سی لندن نے کل رات اپنے اردو پروگرام میں مسٹر شیر علی کا انٹرویو نشر کیا مسٹر شیر علی نے بتایا کہ مریض کی حالت بہتر ہے اور اب وہ بستر پر ٹیک لگا کر بیٹھنے لگا ہے۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ آپریشن ہر طرح کامیاب رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہو سکتا ہے کہ بعد میں ان کا جسم دوسرے انسان کا دل قبول کرنے سے انکار کر دے لیکن ایسا کوئی ایسا مسئلہ نہیں رہا کہ جس پر قابو نہ پایا جا سکے اور ہم بجا طور پر توقع رکھتے ہیں کہ اگر کوئی ایسی مشکل پیدا ہوئی تو اس پر فتح پا لیا جائے گا

میاں ارشد حسین کا بیان

راولپنڈی ۷ مئی۔ پاکستان کے نامزد وزیر خارجہ میاں ارشد حسین نے کہا ہے کہ وہ اپنے آپ کو پوری طرح حکومت پاکستان اور پاکستانی عوام کی خدمت کے لئے وقف کر دیں گے اور ملک کی خدمت کے لئے جو بھی ان کے بس میں ہوگا کریں گے۔ وہ کل راولپنڈی میں چک لالہ کے ہوائی اڈہ پر اخبار نویسوں سے بات چیت کر رہے تھے۔ میاں ارشد حسین اپنا نیا عہدہ سنبھالنے کے لئے کل دہلی سے لاہور پہنچے تھے

تحریک عدم اعتماد پیش کرنے کی اجازت نہیں دی گئی

راولپنڈی ۷ مئی۔ قومی اسمبلی کا بجٹ اجلاس آج صبح ایوب ہال میں شروع ہو گیا۔ اجلاس کے پہلے ہی روز سپیکر مسٹر عبدالجبار خان کے خلاف اپوزیشن کے رکن مسٹر مخلص الزمان نے تحریک عدم اعتماد پیش کرنے کی اجازت طلب کی۔ طویل بحث کے بعد ایوان نے یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ اجلاس کی صدارت سینئر ڈپٹی سپیکر چوہدری فضل الٰہی نے کی۔

مسافروں سے لدی ہوئی کشتی دریائے میگھنا میں الٹ گئی۔

ڈھاکہ ۷ مئی۔ کل مشرقی پاکستان میں منشی گنج کے قریب دریائے میگھنا میں مسافروں سے بھری ہوئی ایک لانچ الٹ گئی۔ اس میں ۱۷۴ مسافر سوار تھے۔ جن میں سے صرف ۹۸ مسافر تیر کر دریا کے کنارے پہنچ سکے باقی مسافروں کی تلاش ابھی تک جاری ہے بتایا گیا ہے کہ یہ لانچ ڈھاکہ سے ماری پور جا رہی تھی کہ مخالف سمت سے آنے والی ایک دوسری لانچ سے ٹکرا گئی۔

پاکستان میں ترکی کے نئے سفیر

اسلام آباد ۷ مئی۔ وزارت خارجہ کے اعلان کے مطابق حکومت پاکستان نے پاکستان میں ترکی کے نئے سفیر مسٹر علی بنکایا کے تقرر کی منظوری دے دی ہے۔ مسٹر بنکایا اس سے پہلے عراق میں سفیر تھے۔ وہ ۱۹۲۰ء میں استنبول میں پیدا ہوئے اور انقرہ یونیورسٹی سے سیاسیات میں ڈگری لی۔ ۱۹۴۵ء میں وہ وزارت خارجہ سے منسلک ہو گئے۔ انہوں نے ماسکو، دمشق میں اہم سفارتی عہدوں پر کام کیا اور آخر میں وہ عراق میں سفیر مقرر ہوئے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۰۲۵۲